احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

بدھ 2- فروری 2000ء

روزنامہ
CPL 61
الفضل ربوہ
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 2- فروری 2000ء - 24 شوال 1420 ہجری - 2- تبلیغ 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 27

صبر کا اجر

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
قیامت کے دن جب ابتلاؤں سے گزرنے والوں کو اجر دیا جائے گا تو اہل عافیت (جو مشکلات سے بچے رہے) خواہش کریں گے کہ ان کی کھالیں دنیا میں قینچیوں سے کاٹی جاتیں (اور وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتے)۔

(جامع ترمذی کتاب الزهد باب فی ذهاب البصر - نمبر 2326)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ایک شخص نے عرض کی کہ میرے گاؤں میں ایک (شخص) جو مدرسہ میں ملازم ہے سخت مخالف ہے اور مجھے بہت تکلیف دیتا ہے حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کی تبدیلی وہاں سے کر دے۔ حضرت اقدس نے اس موقعہ پر تبسم فرمایا اور پھر اسے اس طرح سمجھایا کہ

اس جماعت میں جب داخل ہوئے ہو تو اس کی تعلیم پر عمل کرو۔ اگر تکالیف نہ پہنچیں تو پھر ثواب کیونکر ہو۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ (13) برس دکھ اٹھائے تم لوگوں کو اس زمانے کی تکالیف کی خبر نہیں اور نہ وہ تم کو پہنچیں ہیں مگر آپ نے صحابہؓ کو صبر ہی کی تعلیم دی۔ آخر کار سب دشمن فنا ہو گئے۔ ایک زمانہ قریب ہے کہ تم دیکھو گے کہ یہ شریر لوگ بھی نظر نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ اس پاک جماعت کو دنیا میں پھیلائے۔ اب اس وقت یہ لوگ تمہیں تھوڑے دکھ کر دکھ دیتے ہیں مگر جب یہ جماعت کثیر ہو جائے گی تو یہ سب خود ہی چپ ہو جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو یہ لوگ دکھ نہ دیتے اور دکھ دینے والے پیدا نہ ہوتے مگر خدا تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صبر کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ تھوڑی مدت صبر کے بعد دیکھو گے کہ کچھ بھی نہیں ہے جو شخص دکھ دیتا ہے یا تو توبہ کر لیتا ہے یا فنا ہو جاتا ہے۔ کئی خط اس طرح کے آتے ہیں کہ ہم گالیاں دیتے تھے اور ثواب جانتے تھے لیکن اب توبہ کرتے ہیں اور بیعت کرتے ہیں صبر بھی ایک عبادت ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جن کا کوئی حساب نہیں ہے۔ یعنی ان پر بے حساب انعام ہوں گے۔ یہ اجر صرف صابروں کے واسطے ہے۔ دوسری عبادت کے واسطے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ نہیں ہے۔ جب ایک شخص ایک کی حمایت میں زندگی بسر کرتا ہے تو جب اسے دکھ پر دکھ پہنچتا ہے تو آخر حمایت کرنے والے کو غیرت آتی ہے اور وہ دکھ دینے والے کو تباہ کر دیتا ہے اسی طرح ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی حمایت میں ہے اور دکھ اٹھانے سے ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ صبر جیسی کوئی شیئے نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 543-544)

جب قیامت برحق ہے اور وہ ایمان کا لازمہ ہے تو اس چند روزہ زندگی کی تکالیف کا برداشت کر لینا کیا مشکل ہے۔ اس دائمی جہان کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔ جو شخص کوئی تکلیف بھی نہیں اٹھاتا۔ وہ کیا سرمایہ رکھتا ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنے والا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا ملالے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418)

یاد ماضی نے تڑپا دیا

حضرت مصلح موعود نے ایک بار خطاب عام میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مبارک زمانہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

”مجھے اپنے بچپن کے زمانہ میں ضلع گجرات کے لوگوں کا یہاں آنا یاد ہے... پیدل چل کر قادیان آتے۔ ان میں بڑے بڑے مخلص تھے.... یہ بھی ضلع گجرات کے لوگوں کا ہی واقعہ ہے جو حافظ روشن علی صاحب سنایا کرتے تھے.... کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں ایک جماعت ایک طرف سے آ رہی تھی اور دوسری' دوسری طرف سے۔ حافظ صاحب کہتے ہیں وہ دونوں گروہ ایک دوسرے سے ملے اور رونے لگ گئے۔ میں نے پوچھا تم کیوں روتے ہو؟ وہ کہنے لگے ایک حصہ ہم میں وہ ہے جو پہلے ایمان لایا اور اس وجہ سے دوسرے حصہ کی طرف سے اسے اسقدر دکھ دیا گیا اور اتنی تکالیف پہنچائی گئیں کہ آخر وہ گاؤں چھوڑنے پر مجبور ہو گیا پھر ہمیں ان کی کوئی خبر نہ تھی کہ کہاں چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے احمدیت کا نور ہم میں بھی پھیلایا اور ہم جو احمدیوں کو اپنے گھروں سے نکالنے والے تھے خود احمدی ہو گئے۔ ہم یہاں جو پہنچے تو اتفاقاً اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہمارے وہ بھائی جنہیں ہم نے اپنے گھروں سے نکالا تھا دوسری طرف سے آ نکلے جب ہم نے ان کو آتے دیکھا ہمارے دل اس درد کے جذبہ سے پر ہو گئے کہ یہ لوگ ہمیں ہدایت کی طرف کھینچتے تھے مگر ہم ان سے دشمنی اور عداوت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم نے ان کو گھروں سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ آج خدا نے اپنے فضل سے ہم سب کو اکٹھا کر دیا اس واقعہ کی یاد سے ہم چشم پُر آب ہو گئے“ (پمفلٹ شائع کردہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب مطبوعہ اللہ بخش سٹیم پریس قادیان 1933ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی وفات سے کئی سال قبل یہ خبر دی تھی کہ :-

”ابھی ہمارے مخالفوں میں سے بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں داخل ہونا مقدر ہے وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہی لوگوں میں شامل ہو جاؤ گے وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن مل جائے گی“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 486 طبع دوم)

۔ جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجامکار ۔

دلبر مرا یہی ہے

فرخ سلطانی

نمبر 45

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلکش پہلو

جسمانی علاج

حضرت سعد بن معاذؓ جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے تو حضورؐ نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں ہی لگوا دیا تاکہ ان کے قریب رہ کر بار بار عیادت اور علاج کر سکیں مگر حضرت سعدؓ انہی زخموں سے شہید ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرجع النبی من الاحزاب)

حدیبیہ کے سفر میں حضرت کعب بن عجرہؓ کے سر میں جوئیں پڑ گئیں۔ حضورؐ نے دیکھا کہ ان کے سر سے چہرہ پر جوئیں گر رہی ہیں۔ حضورؐ نے پوچھا۔

کیا یہ جوئیں تمہیں تکلیف دے رہی ہیں۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ تو حضورؐ نے خود ایک بال کاٹنے والے کو بلایا جس نے ان کے بال کاٹ دیئے۔

لیکن چونکہ احرام (عمرہ اور حج کا لباس) میں بال کاٹنا منع ہوتے ہیں اس لئے حضورؐ نے فرمایا کہ اس کا فدیہ ادا کردو۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ حدیبیہ وکتاب المرضیٰ باب عیادۃ المریض)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیمار ہوئے تو حضور ﷺ حضرت ابو بکرؓ کو ساتھ لے کر پیدل ان کی عیادت کے لئے گئے۔ اس وقت حضرت جابرؓ بے ہوش تھے۔ حضورؐ نے وضوء کے لئے پانی منگوایا۔ وضو کیا اور کچھ پانی حضرت جابرؓ پر ڈالا چنانچہ وہ ہوش میں آ گئے۔

(صحیح بخاری کتاب المرضیٰ باب عیادۃ المغمیٰ علیہ)

وفات کے بعد ایفائے عہد

○ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ بحرین سے جب مال آئے گا تو میں اس میں سے تجھے دوں گا۔ لیکن ابھی مال نہیں آیا تھا کہ حضورؐ کی وفات ہو گئی۔

حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد منادی کرائی کہ جس کسی کے ساتھ حضورؐ نے کوئی وعدہ کیا ہو یا کسی کا حضورؐ پر قرضہ ہو تو میرے پاس آئے میں اس کی ادائیگی کروں گا۔

میں بھی حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا اور حضورؐ کے وعدہ کا ذکر کیا تو انہوں نے حضورؐ کے وعدے کے عین مطابق مجھے مال عطا فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب الہبہ باب اذا وھب ھبتہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

میں تین دن سے انتظار کر رہا ہوں

○ حضرت عبد اللہ بن ابی الحمساء بیان کرتے ہیں کہ بعثت سے پہلے میں نے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ کوئی کاروباری معاملہ کیا اور میرے ذمہ آپ کا کچھ حساب باقی رہ گیا جس پر میں نے آپؐ سے کہا کہ آپ یہیں ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں۔ مگر مجھے بھول گیا اور تین دن کے بعد یاد آیا۔ اس وقت جب میں اس طرف گیا تو حضور ﷺ وہیں کھڑے تھے مگر آپ نے سوائے اس کے مجھے کچھ نہیں کہا کہ

"تم نے مجھے تکلیف میں ڈالا ہے۔ میں یہاں تین دن سے تمہارے انتظار میں ہوں"

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی العدۃ)

اس سے مراد یہ تو نہیں ہو سکتی کہ آپ مسلسل تین دن تک اسی جگہ ٹھہرے رہے بلکہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ مناسب اوقات میں کئی دفعہ اس جگہ پر جا کر عبد اللہ کا انتظار کرتے رہے ہوں گے تاکہ عبد اللہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے اور آپؐ کو تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔

صرف نشان رہ گیا

یزید بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے سلمہؓ کی پنڈلی پر ایک زخم کا نشان دیکھا میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسا نشان ہے؟ انہوں نے بتایا کہ خیبر کے دن مجھے یہ زخم آیا تھا۔ اتنا بڑا زخم تھا کہ لوگ کہنے لگے کہ سلمہؓ زخمی ہو گیا۔ مجھے اٹھا کر نبی کریمؐ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپؐ نے دعا کر کے تین پھونکیں مجھ پہ ماریں تو اس وقت وہ زخم اچھا ہو گیا۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی زخم آیا ہی نہیں۔ (صرف نشان باقی رہ گیا)

(بخاری مغازی غزوہ خیبر)

نیکی ضائع نہیں جاتی

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ

یا رسول اللہ کفر کے زمانہ میں میں نے جو نیکیاں کی ہیں مثلاً صدقہ و خیرات، غلام آزاد کرنا اور صلہ رحمی کرنا کیا مجھے ان کا ثواب بھی ملے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ تو نے اپنی انہی نیکیوں کی وجہ سے اسلام قبول کیا ہے یعنی ان نیکیوں کے اجر کے طور پر خدا نے تجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من تصدّق)

دل چھوٹا مت کرنا

قصرِ خلافت کی دیوارو! دل چھوٹا مت کرنا
اپنی مانگ میں یادوں کا سیندور سجائے رکھنا

وہ تیرا پگدار وہ تیرا مالک شہزادہ جب
لوٹ کے آئے گا تو کھل کر دل کی باتیں کہنا

تیرے پاس امانت ہیں یادوں کے زیور جتنے
دنیا بھر میں کس کے پاس ہے ایسا پیارا گہنا

وصل کے پھولوں سے مہکے گا تیرا سونا آنگن
ہجر کے موسم نے بھی اک دن آخر کوچ ہے کرنا

غم کی رات ہے بیشک لمبی لیکن رات ہے آخر
کچھ بھی ہو اس کا ہے مقدر آنا اور گذرنا

قصر خلافت کی وہ مسند' رستے' کمرے' گلیاں
جب جی چاہا سر کو جھکانا اور درشن کر لینا

صدیوں تک بھی تیری گود نہ ہرگز خالی ہوگی
تو نے ہر موسم' ہر حال میں سدا سہاگن رہنا

لندن چاہے کچھ بھی کر لے ربوہ پھر بھی ربوہ
اسکی قسمت میں لکھا ہے قدسی پھولنا پھلنا

عبدالکریم قدسی

اہل صُفّہ مقدم ہیں

ایک بار حضرت علیؓ نے کسی معاملہ میں درخواست کی تو حضور ﷺ نے فرمایا ابھی تو اہل صُفّہ کا انتظام نہیں ہوا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں تمہیں دے دوں اور اہل صُفّہ کو اس حال میں چھوڑ دوں کہ بھوک سے ان کے پیٹ دُہرے ہوتے رہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد1 ص79)

رسول اللہؐ کا بستر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے باریک نرم ریشے بھرے ہوئے تھے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی)

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

عبدالسمیع خان۔ ظہیر احمد خان

قرآن کریم کی رکوعات اور پاروں میں تقسیم

قرآن کریم بسم اللہ کی "ب" سے لے کر والناس کی "س" تک خدا کا کلام ہے اور اس کا حرف حرف خدا تعالیٰ کی حفاظت کے سائے تلے ہے اور ساری امت اس قرآن پر متفق اور متحد ہے۔

قرآن کریم کو اندرونی طور پر سورتوں' آیات' منازل' رکوعات اور پاروں اور پھر پاروں کو نصف' ثلث ربع وغیرہ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ تاریخ قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ترتیب آیات اور ترتیب سور تو رسول کریم ﷺ نے خدا کے حکم سے اپنی زندگی میں مقرر فرمادی تھی۔ اسی طرح منازل کا تصور بھی ملتا ہے لیکن حضورؐ کی زندگی میں رکوعات اور پاروں کی اصطلاحات کا کوئی ذکر نہیں ملتا ان کی بنیاد تو صحابہؓ کے دور میں پڑی مگر ان کی ترویج بہت بعد میں ہوئی۔ آیئے اس کا تدریجی طور پر جائزہ لیں۔

قرآن کریم کی رکوعات اور پاروں میں تقسیم کی تاریخ روایات کے مطابق حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت سے شروع ہوتی ہے جس کا مقصد قراءت قرآنی میں تناسب اور سہولت پیدا کرنا تھا۔

قرآن کریم کی رکوعات میں تقسیم

حضرت عمرؓ کے وقت میں جب نماز تراویح کا باقاعدہ آغاز ہوا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تراویح میں فی رکعت تیس آیات پڑھی جائیں تاکہ دس دن میں قرآن مکمل ہو اور پورے رمضان میں قرآن کے تین دور مکمل ہوں۔

(المبسوط للسرخسی جلد2 ص146)

(تراویح 20x30 آیات=600 آیات x10 دن=6000 آیات)

تراویح کی رکعتوں کے بارہ میں اصولاً یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ رسول کریم ﷺ تہجد کے وقت آٹھ رکعات پڑھتے تھے اور یہی آپؐ کا دوامی عمل تھا تاہم آپؐ نے بعض اوقات اسے رات کے اول حصے میں بھی پڑھا۔ پس آٹھ رکعات تراویح پڑھنا رسول اللہؐ کی سنت کے مطابق ہے مگر چونکہ تراویح نفل نماز ہے اس لئے اگر کوئی زیادہ رکعت پڑھنا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں لوگ بیس رکعت پڑھنے لگے تھے تاکہ ہر رکعت کی قراءت جلدی ختم ہو اور ایک ہی رکعت میں لوگوں کو دیر تک کھڑے نہ رہنا پڑے کیونکہ لمبی قراءت کی وجہ سے بعض اوقات لوگ تھک جاتے تھے۔

(فقہ احمدیہ ص208'209)

واضح رہے کہ قرآن کریم کی کل آیات چھ ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ بعض کے شمار میں چھ ہزار چھ سو کے قریب ہیں۔ (اس اختلاف کی وجہ آیات کی کمی بیشی نہیں بلکہ گنتی کے طریق میں فرق ہے۔)

حضرت عمرؓ کے اس حکم پر عمل کے لئے آیات کے آخر پر نشان لگانے کا آغاز ہوا اور پانچ آیتوں اور دس آیتوں کے بعد باقاعدہ نشان لگائے گئے۔

حضرت عثمانؓ نے غالباً نئے آنے والے اور کمزور لوگوں کا خیال کرتے ہوئے تراویح میں فی رکعت دس آیتیں پڑھنے کا حکم دیا۔

(اتحاف السادہ شرح احیاء العلوم بحوالہ عرض الانوار ص105)

انڈیا آفس لائبریری لندن میں عثمانی عہد کا جو قرآن موجود ہے اس میں دس آیتوں کے بعد نشان ہے اور دو سو آیتوں کے بعد حاشیہ پر نشان ہے۔

(بحوالہ تاریخ القرآن عبدالصمد صارم ص125)

اس طرح رمضان میں قرآن کریم کا ایک دور مکمل ہوتا تھا۔ آغاز میں اسی پر عمل ہوتا رہا بعد میں یہ خیال ابھرا کہ آیات کی گنتی کو مد نظر رکھنے کی بجائے جہاں مضمون مکمل ہو وہاں پر وقف کیا جائے اور اتنا حصہ ایک رکعت میں تلاوت کیا جائے۔ اس طرح قرآن کریم کے 540 رکوعات قائم ہوئے اور بعض کے خیال میں 551 تھے۔

لیکن اس دور میں ابھی قرآن کریم پر باقاعدہ رکوعوں کے نشان نہیں لگائے گئے تھے۔ یہ سارا عمل زبانی تھا تحریر میں نہ تھا تحریر میں رکوع کا یہ (ع) نشان بعد کے علماء کی ایجاد ہے۔ ایک روایت کے مطابق یہ نشان امام ابو عبداللہ محمد بن محمد بن طیفور السجاوندی (متوفی آخر صدی ششم ہجری) کی ایجاد ہے۔ (عرض الانوار ص105)

اور اس کو رکوع اس لئے کہتے ہیں کہ یہ حصہ قرآن ایک رکعت میں تلاوت کیا جاتا ہے اور اس کے بعد نمازی رکوع میں جاتا ہے۔

(المبسوط للسرخسی جلد2 ص146)

قاضی عمادالدین کہتے ہیں کہ مشائخ بخاری نے قرآن کو 540 رکوعات میں تقسیم کیا ہے اور ہر رکوع کے اختتام پر نشان بنادئے ہیں تاکہ قرآن ستائیسویں رمضان کو ختم ہو جائے۔

کیونکہ عام طور پر ستائیسویں رمضان کو لیلۃ القدر سمجھا جاتا ہے۔

(تراویح 20x1 رکوع= 20 رکوع x27 روزے=540 رکوع)

یعنی اس طرح تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھا جائے تو روزانہ بیس تراویح کے لحاظ سے ستائیسویں رمضان کو قرآن کریم کا دور مکمل ہو جائے گا۔ اس طرح کل 540 رکوع بنتے ہیں۔

(المبسوط للسرخسی جلد2 ص146 وفتاویٰ ہندیہ ترجمہ فتاویٰ عالمگیریہ جلد اول ص188 مطبوعہ 1933ء نولکشور لکھنؤ وفتاویٰ قاضی خان ص171)

یہاں یہ بات دلچسپی کے قابل ہے کہ سنٹرل لائبریری بہاولپور میں قرآن کریم کا ایک قدیم قلمی نسخہ موجود ہے جو چھٹی صدی ہجری میں روسی ترکستان میں لکھا گیا۔ اس قرآن کریم کے متن میں آیات کے نشان سنہری' نشان رکوع سرخ' بیان نزول سورۃ کے الفاظ نیلی روشنائی میں ہیں جبکہ تمام اعراب سرخ لگائے گئے ہیں۔

(سیارہ ڈائجسٹ قرآن نمبر جلد دوم ص785)

قرآن کریم کی پاروں میں تقسیم

پارہ کا تصور بھی غالباً نماز تراویح ہی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے کیونکہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب رمضان میں ایک بار قرآن کریم کا دور کرنے کا طریق شروع ہوا تو جتنا قرآن ایک دن کی بیس تراویح میں پڑھا جاتا تھا اسے ایک جزء قرار دیا گیا۔

لیکن پھر اس سے وسعت پذیر ہو کر ایک ماہ میں تلاوت قرآن کرنے کی غرض سے اسے تیس حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

اس عمل کی بنیاد آنحضرت ﷺ کی اس حدیث پر ہے جس میں حضورؐ نے حضرت عبداللہؓ بن عمرو سے فرمایا تھا کہ قرآن کو ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔

لیکن حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے عرض کی کہ مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے تو حضورؐ نے انہیں کم از کم سات دن میں قرآن ختم کرنے کی اجازت فرمائی اور یہیں سے غالباً سات منزلوں کا خیال پیدا ہوا۔

(صحیح بخاری کتاب فضائل القران باب فی کم یقرء)

حضرت عثمانؓ نے اپنے عہد میں جو قرآن لکھا وہ تیس جزو پر مشتمل تھا۔

(مفید القاری بحوالہ عرض الانوار ص105)

حضرت علیؓ اور صاحبزادگان کے لکھے ہوئے قرآن اور پارے کئی کتب خانوں میں موجود ہیں۔ (عرض الانوار ص70)

تابعین کے دور میں یہ کام مزید آگے بڑھا اور باقاعدہ ہر پارہ کا نام تجویز کیا گیا اور ہر پارے کا نام اس کے پہلے لفظ پر لکھا گیا۔

(اردو انسائیکلوپیڈیا زیر لفظ قرآن ص754)

ہارون الرشید کے کاتب نے ایک قرآن تیس ورق پر لکھ کر بادشاہ کو پیش کیا تھا اور اسی سے وہ تلاوت کیا کرتا تھا۔

پاروں کی یہ تقسیم باعتبار حروف ہے اور اس میں یہ لحاظ بھی ہے کہ آیت پوری ہو جائے اور مطلب میں ایسی کمی نہ رہے جس سے تلاوت میں نقص واقع ہو۔ لیکن چونکہ شمار حروف میں صحابہؓ میں اختلاف ہے اس لئے بعض پاروں کی ابتداء اور انتہاء میں بھی اختلاف ہے۔ یہ اختلاف مصر اور مغرب میں رائج ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) ساتواں پارہ جو مصر و مغرب میں رائج ہے آیت **لتجدن اشدالناس** (آیت83) سے شروع ہوتا ہے اور ہمارا ساتواں پارہ اس سے ایک آیت بعد **واذا اسمعو ما انزل** (آیت 24) سے شروع ہوتا ہے۔ (سورۃ المائدہ)

(2) مصر و مغرب کا چودھواں پارہ آیت **الر تلک** (آیت 2) سے شروع ہوتا ہے جبکہ ہمارا یہ پارہ اس سے اگلی آیت **ربما یود الذین** (آیت3) سے شروع ہوتا ہے۔ (سورۃ الحجر)

(3) بعض نے انیسویں پارے کو آیت **وقدمنا الی ما عملوا** (آیت 24) سے شروع کیا ہے جبکہ ہمارا یہ پارہ **وقال الذین** (آیت 22) سے شروع ہوتا ہے۔ (سورۃ الفرقان)

(4) مصر و مغرب کا بیسواں پارہ **فما کان جواب قومہ** (آیت 57) سے شروع ہوتا ہے جبکہ ہمارا یہ پارہ **امن خلق السموت** (آیت61) سے شروع ہوتا ہے۔ (سورۃ النمل)

(5) مصر و مغرب کا اکیسواں پارہ **ولا تجادلوا اہل الکتاب** (آیت 47) سے شروع ہوتا ہے جبکہ ہمارا **اتل ما اوحی** (آیت46) سے شروع ہوتا ہے۔ (سورۃ العنکبوت)

(6) مصر و مغرب کا تیسواں پارہ **وما انزلنا علی قومہ من بعدہ** (آیت 29) سے شروع ہوتا ہے جبکہ ہمارا **وما لی لا اعبدالذی** (آیت23) سے شروع ہوتا ہے۔ (سورہ یاسین)

(7) بعض نے چھبیسویں پارے کو **وبدالھم** (آیت 34 الجاثیہ) سے شروع کیا ہے جبکہ ہمارا یہ پارہ حم (آیت 2 الاحقاف) سے شروع ہوتا ہے (یعنی چار آیت بعد سے)

(عرض الانوار ص106)

ہمارا ہر پارہ ربع' نصف' ثلث پر تقسیم ہے مصر و مغرب کا ہر جزو دو حزبوں پر تقسیم ہے اور ہر حزب ربع' نصف' ثلث پر۔ حزب کے ان حصوں کو مقرا بھی کہتے ہیں۔ یہ دونوں تقسیمیں مجلس قراء حجاج بن یوسف نے کی ہیں۔ یہ تقسیم باعتبار حروف ہوئی ہے۔

ضمناً یہ ذکر ضروری ہے کہ ابتداء میں علماء نے رکوع اور پارہ کی تقسیم آیات کے اختتام پر نشان وغیرہ کو بنظر کراہت دیکھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

عبداللہ بن مسعود یکرہ التعشیر فی القرآن

کہ عبداللہ بن مسعود دس آیتوں کے بعد نشان لگانے کو ناپسند کرتے تھے۔ صحابہؓ کی تقلید پر بعض تابعین اور تبع تابعین بھی اس کو ناپسند کرتے تھے مگر بعد میں ان کے مباح اور مستحب ہونے کے قائل ہوگئے۔

(کتاب المصاحف لابی داؤد بحوالہ عرض الانوار ص63)

منزلوں اور پاروں کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے امام زرکشی کہتے ہیں۔

باقی صفحہ 4 پر

یوسف سہیل شوق صاحب

دعاؤں کا زندہ معجزہ

جماعت احمدیہ کے بچے بچے کا دعا پر زندہ اور روشن ایمان ہے۔ جب بھی اس کی کوئی جھلکی سامنے آتی ہے ایمان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ ایسے بے شمار واقعات نے جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو دعا کے بارے میں ایمان محکم کی چٹان تک پہنچا دیا ہے۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد یوں تو دعاؤں میں مصروف رہتا ہے مگر ہماری دعاؤں کا نقطۂ مرکزی امام جماعت کی ذات ہے۔ جہاں سے ہر احمدی دعاؤں کا فیض پاتا ہے۔ مکرم ثاقب زیروی صاحب کی چند سال قبل کی ایک بیماری اور اس سے معجزانہ شفایابی ایسی ہی دعاؤں کا ایک ثمرہ اور دعاؤں کی قبولیت کا تابندہ نشان ہے۔

مورخہ 17۔ جنوری 2000ء کو مکرم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ لاہور ربوہ تشریف لائے۔ مکرم بریگیڈیئر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب بھی اس روز ربوہ تشریف لائے۔ ایک محفل میں یہ دونوں احباب اکٹھے تھے۔ مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے باتوں باتوں میں مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ چند سال قبل ثاقب زیروی صاحب کو بولنے کی بیماری ہو گئی۔ صبح کی بات شام کو یاد نہ رہتی تھی۔ طبی معائنہ کرایا گیا تو پتہ چلا کہ ثاقب زیروی صاحب کے سر کی بیرونی ہڈی اور دماغ کے درمیان خون جم گیا ہے جس کی وجہ سے دماغ دباؤ پڑنے سے سکڑ گیا ہے۔ جس کے سبب یہ بولنے کی بیماری ہوتی ہے جس کی بعض اور علامات بھی نمایاں تھیں۔ آخر کار فوج کے ماہر نیورو سرجن نے فیصلہ کیا کہ ثاقب صاحب کے سر کا آپریشن کئے بغیر چارہ نہیں کیونکہ بیماری کے اثرات بڑھ رہے تھے اور خطرہ تھا کہ یہ جسم کو زیادہ متاثر نہ کر دیں۔ (ثاقب صاحب نے بتایا کہ دراصل برین ہیمرج کی قسم تھی) مکرم ڈاکٹر نوری صاحب نے بتایا کہ 75 سال کی عمر کا شخص جو جسمانی طور پر پہلے ہی کمزور ہو اور دل کے عارضے کا شکار چلا آ رہا ہو اس عمر میں اس کا ایسا آپریشن کامیاب ہو جانا بظاہر ناممکنات میں سے تھا مگر ان کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ آخر کار ثاقب صاحب کی صحت زیادہ خراب ہونے لگی۔ آپریشن کے لئے جب آپ کو راولپنڈی لایا گیا تو ان کے ہوش پوری طرح بحال نہ تھے۔ فوج کے نیورو سرجن نے سر میں پانچ مقامات پہ سوراخ کئے اور جما ہوا خون ان سوراخوں کے ذریعے باہر نکالا۔

نیورو سرجن نے بتایا تھا کہ بچے کے دماغ سے اگر ایسی کیفیت ہو جائے تو اس آپریشن کے بعد خون کا Clot نکالا جاتا ہے تو دماغ پھر سے اپنی اصل جسامت پر واپس آجاتا ہے اس کی مثال اسفنج سے دی جا سکتی ہے کہ جس کو اگر نچوڑا جائے تو پانی نکلنے کے بعد اسفنج اپنی اصل شکل پر دوبارہ واپس آجاتا ہے۔ لیکن جوں جوں انسان کی عمر بڑھتی جاتی ہے اور بڑھاپے کی عمر آ جاتی ہے تو دماغ کی اسفنجی صلاحیت کم ہو جاتی ہے اور ایسے آپریشن کے بعد دماغ عموماً اپنی اصل جسامت پر واپس نہیں آتا۔ مطلب یہ کہ اگر آپریشن کامیاب بھی ہو گیا تو مریض اپنی اصلی صحت پر دوبارہ واپس نہیں آسکتا۔

مکرم ثاقب صاحب نے بتایا کہ اس ڈاکٹر نے بتایا تھا کہ اس نے گزشتہ 3 سال میں اس قسم کے 13 آپریشن کئے تھے جن میں ایک بھی مریض بچ نہیں سکا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے سہارے آپریشن کے مراحل تکمیل پائے۔ ثاقب صاحب ہوش میں تو آگئے مگر پہلے دن ان کی کیفیت معمول کی طرح نہ تھی۔ چونکہ ثاقب صاحب دل کے بھی مریض تھے لہٰذا ڈاکٹر نوری صاحب (جو ملک کے ممتاز ترین ماہر امراض دل ہیں) بھی آپریشن اور آپریشن کے بعد کے مراحل میں پوری طرح ساتھ شامل تھے۔ آپریشن کے دوسرے دن ثاقب صاحب کی طبیعت میں صحت کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوئے۔ اور مزید دو تین دن کے بعد جب نیورو سرجن نے آپ کا معائنہ کیا تو وہ ثاقب صاحب کی تندرستی کی رفتار دیکھ کر حیران رہ گیا۔

اس نے بے ساختہ کہا' ثاقب صاحب آپ کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے؟

ثاقب صاحب نے فرمایا میرے پیچھے جس کا ہاتھ ہے وہ ہاتھ آسمان تک پہنچتا ہے۔

نیورو سرجن جو اس وقت کرنل تھے اور آج کل بریگیڈیئر ہو چکے ہیں۔ ثاقب صاحب کو کہا کہ ایک سال پرانا شعر سنائیں۔ ثاقب صاحب نے سنایا تو ڈاکٹر صاحب کہنے لگے۔ اچھا دس سال پرانا شعر سنائیں۔ پھر کہا کہ اس سے بھی پرانا شعر سنائیں۔ ثاقب صاحب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ تمام اشعار پوری صحت اور مکمل یادداشت کے ساتھ سناتے رہے۔ نیورو سرجن بے ساختہ بول اٹھا۔ آپ کی یادداشت اور صحت پہلے سے کئی گنا بہتر ہو چکی ہے۔ الحمدللہ

جس روز ثاقب صاحب کو ہسپتال سے فارغ کیا گیا اس روز ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا کہ مجھے اپنے پرانے اشعار سنائیں جب ثاقب زیروی صاحب نے سنائے تو اس نے کہا کہ مجھے یہ اشعار لکھ دیں۔ ثاقب صاحب جب بعد میں کئی ماہ کے بعد ڈاکٹر صاحب سے دوبارہ ملے تو ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں نے یہ اشعار اپنی میز پر رکھے ہوئے ہیں۔ میں روزانہ ان کو پڑھتا ہوں۔ پھر کام شروع کرتا ہوں۔

مکرم ثاقب صاحب نے بتایا کہ جب میرے آپریشن کا وقت قریب آنے لگا تو میں نے حتی الوسع اپنے تمام کام نبٹا لئے۔ آخری ہدایات بھی دے دیں۔ سب سے چھوٹے بیٹے عزیز یاسر منصور احمد صاحب کی شادی بھی جلدی میں کر دی گئی۔ یاسر صاحب بفضل خدا ہفت روزہ لاہور کے پبلشر ہیں اور پرچے کی تیاری میں محترم ثاقب صاحب کے معاون ہیں۔

ثاقب صاحب نے بتایا کہ مجھے ہرگز یقین نہ تھا کہ آپریشن کے بعد زندہ رہ سکوں گا۔ میں اپنی طرف سے سب کو خدا حافظ کہہ کر راولپنڈی روانہ ہوا تھا۔ آج ثاقب صاحب موصوف بفضل خدا ہفت روزہ لاہور کی ادارت کا کام اسی طرح تن تنہا کر رہے ہیں جس طرح وہ عرصہ 49 سال سے کرتے چلے آ رہے ہیں وہ اس ملک میں تنہا نگار صحافت یعنی سولو جرنلزم کی آخری نشانی ہیں۔ آپ کا وجود دعاؤں کی قبولیت کا ایک زندہ نشان ہے۔

بے شک ہر احمدی کے پیچھے وہ ہاتھ ہے جو آسمان تک پہنچتا ہے!!

اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں بے حد برکات عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

امام التحزیب والتجزئۃ فقد اشتھرت الاجزاء من ثلاثین کما فی الربعات بالمدارس وغیرھا۔ (البرہان فی علوم القرآن جلد اول ص 250)

یعنی جہاں تک قرآن کریم کو منزلوں اور پاروں میں تقسیم کرنے کا تعلق ہے تو معلوم ہونا چاہئے کہ قرآن کو مدارس میں تیس پاروں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

مندرجہ بالا معلومات اور روایات کی روشنی میں امام زرکشی کے بیان کا مطلب یہ بنتا ہے کہ قرآن کریم کی الگ الگ پاروں کی شکل میں تحریر یا اشاعت اس وقت ہوئی جبکہ قرآنی علوم سکھانے کے لئے مدارس قائم کئے گئے اور زیر تعلیم بچوں کی سہولت کے لئے پارے الگ الگ لکھے یا شائع کئے گئے۔

بیسویں صدی 1901ء سے شروع ہوئی تھی

اکیسویں صدی 2000ء سے شروع ہے یا 2001ء شروع ہو گی؟ اس کا فیصلہ کرنے کا ایک طریق یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ بیسویں صدی کب شروع ہوئی تھی۔ 1900ء سے یا 1901ء سے۔ ذیل میں چند ہندوستانی اخبارات کے سو سال قبل کے حوالے درج کئے جا رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیسویں صدی کا آغاز 1901ء سے قرار دیا گیا تھا۔

اخبار الحکم قادیان یکم جنوری 1901ء کے پرچہ میں لکھتا ہے

ناظرین کو نئی صدی' نیا سال مبارک ہو۔ انیسویں صدی اور 1900ء کا خاتمہ ہوا۔

سول اینڈ ملٹری نیوز لودیانہ 26۔ دسمبر 1900ء کو لکھتا ہے یہ صدی صرف چند روز کی مہمان ہے۔ یہ مہینہ ختم ہوا اور بیسویں صدی کا دور دورہ شروع ہو گا۔

سول اینڈ ملٹری نیوز لودیانہ 2۔ جنوری 1901ء کو لکھا ہے

ناظرین کو سال نو بلکہ نئی صدی مبارک ہو...... کل نئی صدی کے پہلے سال کا پہلا روز تھا۔

اخبار نور افشان لودیانہ نے 4۔ جنوری 1901ء کے شمارہ میں گذشتہ صدی کو انیسویں صدی قرار دیا

حوالہ جات کے لئے ہم مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی انچارج خلافت لائبریری کے ممنون ہیں۔

بقیہ صفحہ 5

سے باہر آ کر مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔

آتش فشاں کی اقسام

آتش فشاں پہاڑ کی چار مختلف حالتیں زمین پر ملتی ہیں۔

(1) Active Volcano جو اکثر لاوا اگلتے رہتے ہیں۔

(2) Intermittent جو وقفوں وقفوں سے پھٹتے ہیں لیکن باقاعدگی سے ضرور پھٹتے ہیں۔

(3) Dormant جو لمبا عرصہ سوئے رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی اچانک پھٹ پڑتے ہیں۔

Extinct جو ابتدائی تاریخ کے زمانہ سے بجھ چکے ہیں۔ اسی طرح لاوا پھٹنے کے بھی مختلف انداز ہیں۔ (1) کبھی سیال لاوا بغیر دھماکے کے آرام سے باہر کی طرف بہتا رہتا ہے۔ (2) کبھی گاڑھا لاوا گیسوں کے دباؤ کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور سیاہ بادل بناتا ہے (3) کبھی گاڑھا لیسدار مادہ دہانہ میں جمع ہو کر اسے بند کر دیتا ہے تو گیسوں کے دباؤ سے یکدم دھماکہ سے پہاڑ پھٹتا ہے (4) سب سے خوفناک صورت وہ ہے جب اتنا بڑا دھماکہ ہوتا ہے کہ سرخ لاوا اور بادل اس زور سے باہر نکلتا ہے کہ خود پہاڑ کے ٹکڑے اڑا دیتا ہے۔

آتش فشاں پہاڑ

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

قدرت کی وسیع و عریض اور پُر ہیبت طاقتوں کے اظہار میں آتش فشاں پہاڑ کی اپنی ہی ایک خاص اہمیت ہے۔ آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کا منظر انتہائی قابل دید ہونے کے ساتھ ساتھ ہیبت ناک بھی ہوتا ہے۔ بلند و بالا پہاڑ کے وسیع و عریض دہانے سے خوفناک آوازوں کے ساتھ نکلتے آگ کے طوفانی شعلے اور ان کے ساتھ سیاہ دھوئیں کے بادل اور سرخ رنگ کی راکھ کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی چٹانوں کے کئی ٹن بھاری ٹکڑے ادھر ادھر فضا میں اڑتے ہوئے اور ساتھ ہی ساتھ پہاڑ کے دہانے سے بہنے والا گاڑھا ابلتا ہوا لاوا جو 50 میل فی گھنٹہ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پہاڑ سے اتر کر ارد گرد وسیع و عریض علاقے میں پھیلتا جا رہا ہو اور راستے میں آنے والی ہر چیز کو بھسم کرتا ہوا ہمیشہ کے لئے اپنی موٹی سطح کے نیچے دفن کر دینے پر تلا ہوا نظر آتا ہو۔ خصوصاً جبکہ ہمیں یہ بھی علم ہو کہ کتنے ہی شہر ماضی میں آتش فشاں پہاڑ کے پھٹنے کے نتیجہ میں اس کے لاوا تلے دب کر قصہ پارینہ بن چکے ہیں اور ان کے ہزاروں باشندے دیکھتے ہی دیکھتے کسی ریل گاڑی کی رفتار سے بھی زیادہ تیزی سے اپنی طرف بڑھتی ہوئی آگ و پتھر کی اونچی دیوار سے بھاگ کر جان بچانے کی کوشش میں ناکام ہونے کے بعد ہمیشہ کے لئے ہزاروں ٹن وزنی لاوے کی تہہ کے نیچے گم ہو گئے تو یہ منظر اور بھی زیادہ خوفناک ہو جاتا ہے اگرچہ اس منظر کو دیکھنے کا بھی اپنا ہی ایک لطف ہے بشرطیکہ ہمیں اسے دیکھنے کے لئے کوئی ایسی جگہ میسر ہو جہاں ہمیں اپنے محفوظ ہونے کا پختہ یقین ہو۔

آتش فشاں پھٹنے کے کچھ واقعات

ایکوے ڈار کا 19347 فٹ اونچا کوٹوپاکسی آتش فشاں 1877ء میں جب پھٹا تو اس کا لاوا بہہ کر 150 میل دور تک پہنچا اور ایک ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔ فلپائن کا آتش فشاں 1951ء میں پھٹا تو اس سے نکلنے والے گیس اور گرد و غبار کے بادل نے 500 جانیں لے لیں۔ انڈونیشیا کا کراکاٹوا آتش فشاں 1883ء میں اس زوردار دھماکہ سے پھٹا تھا کہ اس کی آواز تین ہزار میل دور تک سنی گئی اور اس دھماکے کے نتیجہ میں سمندر میں 130 فٹ اونچی ایک لہر پیدا ہوئی جس کی وجہ سے ساحلی جزیروں میں آباد 36 ہزار لوگ ڈوب کر مر گئے۔ پہاڑ کے لاوے سے مرنے والوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ مارٹینیق کے علاقے کا آتش فشاں 1902ء میں پھٹا تو اس سے سینٹ پیئر کا پورا شہر مکمل طور پر تباہ ہو گیا جس کے نتیجہ میں منٹوں کے اندر 38 ہزار لوگ مر گئے۔ سسلی کے آتش فشاں ایٹنا کے پھٹنے کے نتیجہ میں 20 ہزار لوگ ابدی نیند سو گئے۔ انڈونیشیا کا آتش فشاں پہاڑ ٹیمبورا 1815ء میں پھٹا تو اس سے نکلنے والی حرارت اور توانائی 60 لاکھ ایٹم بم کی مشترکہ توانائی سے زیادہ تھی۔ اس سے بارہ ہزار لوگ موت کی آغوش میں چلے گئے۔ کولمبیا کا 17717 فٹ اونچا آتش فشاں 1985ء میں پھٹا تو اس سے بہنے والے لاوا کے سیلاب نے آرمیرو کا شہر مکمل طور پر تباہ کر دیا اور 25 ہزار لوگ اس کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اٹلی کے آتش فشاں ویسویس کا سن 79 عیسوی میں پھٹنا غالباً تاریخ کا سب سے بڑا آتش فشانی عمل تھا جس نے تین شہروں پامپیئی۔ ہرکولینیم اور سٹابیا کو مکمل طور پر نیست و نابود کر کے رکھ دیا۔ ابھی چند سال پہلے میکسیکو میں آتش فشاں کے پھٹنے سے بہت تباہی ہوئی تھی۔ آتش فشاں پہاڑوں کے بارے میں کچھ دلچسپ باتیں یوں ہیں کہ جنوبی نصف کرہ کا سب سے اونچا آتش فشاں پہاڑ ارجنٹینا میں واقع ہے جو اب مکمل طور پر لاوا سے خالی ہو جانے کے بعد مردہ ہو چکا ہے جبکہ دنیا کا سب سے بڑا آتش فشاں پہاڑ جو ہوائی میں واقع ہے سمندر کے اندر سطح سمندر سے شروع ہو کر تیس ہزار فٹ کی بلندی تک جاتا ہے اور اس کی بنیاد کی چوڑائی 60 میل ہے۔ 1943ء میں میکسیکو میں ایک انوکھا واقعہ ہوا۔ ایک کسان نے اپنے کھیت میں ایک دن پتھریلا سا ابھار دیکھا جو بڑی تیزی سے پھیلنے اور اونچا ہونے لگا اور چھ دن کے اندر اندر اس کی اونچائی 500 فٹ تک جا پہنچی۔ یہ زمین کے اندر آتش فشانی مادہ کے کھولنے اور زبردست دباؤ کے نتیجہ میں سطح زمین پر ابھرنے والا نیا آتش فشاں پہاڑ پیری کوٹین تھا۔ بحیرۂ روم میں زمانہ قدیم سے ایک ایسا آتش فشاں پہاڑ چلا آ رہا ہے جو لگاتار کئی کئی مہینوں اور بعض دفعہ سالوں تک لاوا اگلتا رہتا ہے۔ 1963ء میں بحر اوقیانوس شمالی میں ایک مقام پر زیر سمندر لاوا اچھلنا شروع ہوا اور کئی بار پھٹنے کے نتیجہ میں لاوا کی تہیں جمنے سے 1967ء میں سطح آب پر ایک میل رقبہ کا جزیرہ پیدا ہو گیا جو آتش فشاں جزیرہ ہے۔ یعنی اس میں سے پہاڑ کی طرح دھکا دھکا لاوا اچھلتا رہے گا۔

آتش فشاں پہاڑ کیسے بنتا ہے

جس طرح انڈہ ابالیں یا کسی بڑے سے گولے کو آگ پر گرم کریں اور پھر ٹھنڈا ہونے کے لئے رکھ دیں تو کچھ عرصہ بعد اس کی سطح ٹھنڈی ہو جائے گی لیکن اندر سے گرم رہے گا۔ جتنی زیادہ کسی چیز کی موٹائی ہو گی اتنا ہی زیادہ دیر تک وہ اندر سے گرم رہے گی۔ زمین چونکہ کسی زمانہ میں سورج سے علیحدہ ہونے والے ایک ٹکڑے کی طرح سے وجود میں آئی تھی اس لئے یہ بھی پورے کا پورا آگ کا ایک کرہ تھی لیکن رفتہ رفتہ خلا کی ٹھنڈک سے ٹھنڈا ہوتے ہوتے اس کی سطح تو ٹھنڈی ہو گئی لیکن تقریباً چار ہزار میل موٹائی ہونے کی وجہ سے اندرونی سطح کی حرارت کا بہت سا حصہ ابھی تک اس میں موجود ہے۔ اور اس کے مرکز میں درجہ حرارت 5 ہزار سنٹی گریڈ ہے جو باہر کی سطح کی طرف کم ہوتے ہوتے تقریباً 100 میل کی گہرائی میں گیارہ سو (1100) درجہ سنٹی گریڈ رہ جاتا ہے۔ تاہم یہ درجہ حرارت بھی اتنا زیادہ ہے کہ اندرونی پتھر، دھاتیں وغیرہ سب معدنیات پگھلی ہوئی شکل میں ہیں جنہیں میگما Magma کہا جاتا ہے۔ میگما 100 میل کی گہرائی سے لے کر 15 میل کی گہرائی کے اندر بنتا رہتا ہے۔ اس پگھلنے کے عمل میں جو گیس بنتی ہے وہ میگما کو اوپر کی طرح دھکیلتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ میگما کے اندر شامل ہو کر اس میں دباؤ پیدا کرتی چلی جاتی ہے۔ ارد گرد کی ٹھوس چٹانوں کی نسبت ہلکا ہونے کی وجہ سے یہ میگما اوپر کی طرف بلند ہوتا چلا جاتا ہے اور اپنے ارد گرد کے علاقہ کی چٹانوں کو بھی اپنی حرارت سے پگھلاتا جاتا ہے یہاں تک کہ زمین کی سطح سے تقریباً دو میل نیچے ایک بہت بڑا علاقہ اس مادے سے بھر جاتا ہے جسے (میگما چیمبر) Magma Chamber کہا جاتا ہے۔ بس یہ وہ جگہ ہے جہاں سے جمع شدہ لاوا زیادہ دباؤ پیدا ہو جانے کے باعث دھکا دھکا دھماکہ سے باہر نکلتا رہتا ہے۔ گویا زمین کی دو میل کی گہرائی سے ایک نالی اوپر سطح تک آتی ہے جس میں سے لاوا اوپر آتا ہے اور پھر ڈھلوان شکل میں بہنے اور ٹھنڈا ہو کر جم جانے کے نتیجہ میں آتش فشاں پہاڑ بن جاتا ہے جس طرح کسی بھی گاڑھے مادے کا ڈھیر لگا دیا جائے تو وہ درمیان میں اونچا ہو گا اور اطراف میں ڈھلوان صورت میں نیچے بہنے کی وجہ سے ایک مخروطی شکل کا ابھار بن جائے گا۔ اگر بہنے والا یہ لاوا گاڑھا اور چپچپا ہو گا تو اس پہاڑ کی بناوٹ سخت پتھروں کے اوپر تلے ڈھیر کی صورت میں بنے گی اور اگر یہ لاوا پتلی بہنے والی شکل کا ہو گا تو اس کی شکل تہ دار ہو گی۔ یعنی مختلف وقتوں میں پہاڑ کے پھٹنے کے نتیجہ میں بہنے والا لاوا تہہ در تہہ جمع ہوتا ہوا اونچے پہاڑ کی شکل اختیار کر تا گیا۔ کبھی کبھی لاوا درمیانی نالی کے علاوہ بھی ادھر ادھر اور مزید نالیوں سے باہر نکل آتا ہے جو پریشر کے بڑھنے سے کمزور جگہوں کے پھٹ جانے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں ایک پہاڑ میں لاوا نکلنے کے کئی راستے یعنی کئی دہانے بن جاتے ہیں۔

آتش فشاں کے لاوا کی اقسام

تین قسم کے مادے آتش فشاں پہاڑ سے نکلتے ہیں۔ (1) لاوا۔ (2) پتھر (3) گیس زمین کی گہرائی میں پگھلے ہوئے مادے جب سیال شکل میں پہاڑ کے دہانے سے باہر نکلتے ہیں تو انہیں لاوا کہا جاتا ہے۔ اس وقت یہ مادہ آگ کی طرح سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور اس کا درجہ حرارت 1100 سنٹی گریڈ کے لگ بھگ ہوتا ہے۔ سیال بہنے والا لاوا تہہ در تہہ جمع ہو کر جب ٹھنڈا ہوتا ہے تو پہاڑ کا ہموار سطح کا حصہ بن جاتا ہے۔ نسبتاً گاڑھا اور چپچپا مادہ سو فٹ تک کی اونچائی کی چوٹیوں کی شکل میں پہاڑ کا حصہ بنتا ہے کیونکہ یہ گاڑھا مادہ بہنے کی بجائے گیس کے دباؤ کے نتیجہ میں فوارے کی طرح مادے کے ڈھیلوں کی صورت میں باہر نکل کر جم جاتا ہے سیال لاوا بہہ کر کچھ عرصہ بعد اوپر سے جم جاتا ہے لیکن اندر سے مزید لاوا بہتا رہتا ہے اور جب سب لاوا نکل جاتا ہے تو وہ راستہ خشک ہو کر چھوٹی چھوٹی سرنگوں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض اوقات لاوا اتنا گاڑھا ہوتا ہے کہ وہ جب پہاڑ کے دہانے کے قریب پہنچتا ہے تو اس میں موجودہ گیسیں سیاہ دھوئیں کے بادل کی شکل میں خارج نہیں ہو سکتیں اور اس طرح اس مادے کے اندر بند گیسوں کا دباؤ بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ دھماکے کی صورت میں پھٹ جاتا ہے اور گرد و غبار کے چھوٹے چھوٹے ذرات سے لے کر سینکڑوں ٹن وزنی پتھروں تک کی صورت میں اس مادے کی فضا میں بوچھاڑ ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ دھماکہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ خود آتش فشاں پہاڑ اس سے ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ پہاڑ کا سارا لاوا نکل جانے کے بعد اس کا Magma Chamber خالی ہو جاتا ہے اور اپنے اوپر کے پہاڑ کا وزن نہیں سہار سکتا۔ لہٰذا وہ بیٹھ جاتا ہے اور اوپر کا حصہ اس کے اندر گر جانے سے وہاں بہت بڑا گڑھا بن جاتا ہے جسے کالڈرا Caldera کہا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ گڑھا پانی سے بھر جاتا ہے اور بہت بڑی جھیل میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ اوریگان کے علاقہ میں Crater Lake ہے جو چھ میل چوڑی اور 1932 فٹ گہری ہے۔

آتش فشاں پہاڑ زمین کے خاص علاقوں میں کیوں ہیں

زمین کا اندرونی حصہ مختلف بڑی بڑی پلیٹوں پر مشتمل ہے جو پگھلے ہوئے سیال مادے پر واقع ہیں اور 1/2 سے 4 انچ سالانہ کے حساب سے ادھر ادھر حرکت کرتی ہیں۔ ان کی حرکت آمنے سامنے ٹکراؤ کی شکل میں ہو تو پلیٹوں کا سامنے کا حصہ دب جاتا ہے اور زمین کے نچلے حصہ کی حرارت کے نتیجہ میں پگھل کر میگما کی شکل اختیار کر کے آتش فشاں پہاڑ کی صورت میں زمین کے اوپر ابھر آتا ہے۔ اگر ان پلیٹوں کی حرکت قریب سے رگڑ کر گزرنے کی ہو تو ان کے درمیان میں دب جانے سے خلا پیدا ہوتا ہے اور وہاں سے میگما یعنی پگھلا ہوا اندرونی مادہ باہر سطح زمین پر ابھر آتا ہے ایسے پہاڑ سمندروں کے اندر بنتے ہیں۔ سائنسدانوں کے مشاہدہ کے مطابق اکثر و بیشتر آتش فشاں پہاڑ ان علاقوں میں واقع ہیں جہاں زمین کی ان پلیٹوں کے کنارے ملتے ہیں تاہم کچھ اور جگہوں پر بھی آتش فشاں پہاڑ پائے جاتے ہیں جس کی ایک اور وجہ ہے وہ یہ کہ زمین کی گہرائی سے ایک بہت بڑا میگما کا ستون جسے Plume کہا جاتا ہے دباؤ کے تحت سطح کی طرف ابھرتا ہے جو 100 میل قطر کا ہو سکتا ہے۔ یہ 5 تا 10 انچ سالانہ کے حساب سے اوپر کو ابھرتا ہے اور بالآخر زمین

باقی صفحہ 4 پر

ڈاکٹر اعجاز احمد قمر صاحب

تنازعہ کوسووKOSOVO اور اس کا تاریخی پس منظر

کوسوو، یوگوسلاویہ کی ریاست سربیہ کا ایک صوبہ ہے جو کہ بلقان کے علاقے میں واقع ہے۔ کوسوو کے شمال میں سربیہ، جنوب میں البانیہ اور میسی ڈونیا، مشرق میں بلغاریہ اور مغرب میں مونٹی نیگرو واقع ہے۔ کوسوو مشرقی یورپ میں آج کل جھگڑے کا باعث بنا ہوا ہے۔ دراصل دو نسلی گروہوں یعنی سرب Serb اور البانی Albanians لوگوں کا قدیم سے اس زمین پر دعویٰ چلا آرہا ہے۔

البانوی جو کہ الیریان ILLYRIANS نسل سے ہیں، مغربی بلقان میں 1000 سال قبل مسیح سے آباد ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان پر رومن اور بعد میں ترک قابض رہے البانین اپنی زبان، رسم و رواج اور تہذیب و تمدن پر قائم رہے۔ سلطنت عثمانیہ کے دور میں مسلمانوں کی تبلیغ سے ان میں سے بعض مسلمان بھی ہو گئے۔ 1921ء میں البانیہ باقاعدہ طور پر بحیثیت ملک معرض وجود میں آیا۔ لیکن بہت سارے البانین دوسرے علاقوں میں بھی آباد رہے جس میں کوسوو بھی شامل ہے۔

سرب لوگ بلقان کے علاقہ میں ساتویں صدی عیسوی میں آئے اور تیرھویں صدی تک علاقے کے اکثر حصہ پر حاکم رہے۔ لیکن 1389ء میں ترک سلطنت عثمانیہ نے سربوں کو کوسوو پول جی Kosovo Polje جنگ میں عبرتناک شکست دی۔ اور کوسوو سمیت پورے سربیا پر قبضہ کرلیا۔ یہ جنگ کوسوو کے میدان میں ہوئی جس کا نام بلیک برڈز Black Birds ہے۔

کوسوو کا علاقہ معدنیات اور قدرتی وسائل کے لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اور قدامت پرست عیسائیوں کے لئے اس لئے بھی اہمیت کا حامل ہے کہ وہاں عیسائیوں کی پرانی خانقاہیں اور قبرستان موجود ہیں جس کی وجہ سے بعض عیسائی لوگ اس کو اپنا "یروشلم" بھی کہتے ہیں۔ یہ پہلو صرف تاریخی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے ورنہ اس "یروشلم" کی حیثیت ایسی نہیں جیسی کہ یروشلم کی یہودیوں یا روم کیتھولک کی نظر میں ہے۔ گو کہ کوسوو کے گرجے اور خانقاہیں ویران اور بے آباد ہیں وہ مرجع خلائق نہیں ہیں۔ اور نہ ہی عیسائی مذہب کے ادارے مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ بلکہ سرب لوگ ان گرجوں اور خانقاہوں کے نزدیک رہنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں۔

سربوں نے ترکوں کے ہاتھوں 1389ء میں کوسوو کو اپنے ہاتھ سے گنوادیا اور 1912ء تک اس کو دوبارہ حاصل نہیں کرسکے۔ لیکن تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ترکوں نے اس طویل عرصہ حکومت میں سربوں کے مقدس اور مذہبی مقامات کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔

سربیا نے 1878ء میں اپنے علاقہ کے لئے جس میں کوسوو بھی شامل ہے، ترکوں سے آزادی حاصل کر لی اور کروشیا Croatia اور سلووینیا Slovania کے ساتھ مل کر یوگوسلاویہ فیڈریشن بنالی۔

کوسوو 1918ء میں یوگوسلاویہ کا حصہ بنا۔ اس وقت سے سرب، البانیوں سے اپنے پرانے بدلے لے رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں گو سربوں کو مار بھی کھانی پڑی اور 1941ء کے بعد سے ان کا کوسوو سے انخلاء شروع ہو گیا۔ اور کوسوو اطالوی حکومت کے تحت البانیا کا ایک حصہ بن گیا۔

1944ء میں کوسوو کا یوگوسلاویہ کی اشتراکی حکومت کے ساتھ الحاق ہو گیا۔ چونکہ یہ الحاق کثرت رائے کے خلاف ہوا تھا اس لئے وہاں مارشل لاء نافذ کردیا گیا۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد 1946ء میں اشتراکی لیڈر جوزف برز ٹیٹو Josip Broz Tito نے سارے یوگوسلاویہ میں نسلی منافرت کو ختم کرکے صبرو تحمل اور نسلی بردباری کا نظام قائم کیا۔

وقتاً فوقتاً کوسوو کے مسلمانوں کا مذہب تبدیل کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ ان کی زبان اور تمدن کو نابود کرنے کی کوششیں بھی ہوئیں لیکن ان کی ہمت، شجاعت اور صبرو تحمل انتہائی قابل داد ہے کہ کوسوو کے لوگوں نے ان کوششوں کو ناکام و نامراد بنا دیا اور مرکزی حکومت سے نبرد آزما رہے۔

بالآخر یوگوسلاویہ حکومت نے کوسوو کو کسی حد تک خودمختاری دے دی اور 1963ء میں کوسوو کو ایک صوبہ کی حیثیت بھی دے دی اور پھر اسے 1974ء میں آئینی طور پر بھی آزادی دے دی۔ جس کی وجہ سے کوسوو نے اپنی پارلیمنٹ بھی بنالی اور بلدیاتی نظام، پولیس، صحت اور تعلیم کے محکموں پر تسلط حاصل کرلیا۔

1980ء میں ٹیٹو کی وفات ہوئی اور اس کے بعد جلد ہی روسی اشتراکی نظام کا خاتمہ ہو گیا۔ جس کی بناء پر 1991ء میں کروشیا، سلووینیا اور میسی ڈونیا Macedonia نے اپنی آزادی کا اعلان کردیا۔ اس کے بعد عوامی تحریک کے نتیجہ میں ایک خون ریز جنگ ہوئی اور بوسنیا نے بھی 1990ء کی دہائی میں آزادی حاصل کرلی۔

چونکہ کوسوو، یوگوسلاویہ کا ایک قسم کا آٹھواں صوبائی حلقہ بن چکا تھا اس لئے سربیا کے صدر سلوبوڈن ملاسووچ Slobodan Milosevic نے 1989ء میں کوسوو کی یہ حیثیت ختم کردی اور وہاں پولیس راج قائم کردیا گیا۔ عدالتوں کی حیثیت ختم کردی گئی۔ اس طرح سیاسی انتقام کی آگ پھر سے بھڑک اٹھی۔ کوسوو کے ہزاروں لاکھوں شہریوں کو ملازمتوں سے فارغ کردیا گیا۔ البانوی زبان کے ریڈیو اور ٹی وی پروگرام بند کردیئے گئے۔ مسلمانوں پر پابندیاں عائد کردیں کہ وہ زمین اور جائیداد نہ خرید سکیں۔ اس طرح سربوں نے کوسوو پر پھر سے اپنے پاؤں جمانے شروع کر دیئے۔

اس کا شدید ردعمل یہ ہوا کہ کوسوو کے شہریوں نے ایک بالمقابل حکومت قائم کرلی۔ اداروں کو قومیالیا گیا اور اپنا ٹیکس جمع کرنے کا مالی نظام شروع کردیا۔ کوسوو والوں نے یوگوسلاویہ کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا اور اپنا ایک قائد چن لیا جن کا نام ابراہیم روگووہ Ibrahim Rugova ہے۔ یہ ایک اعتدال پسند لیڈر ہیں اور یوگوسلاویہ کے ساتھ مل کر قومی مسائل کے حل کے خواہاں ہیں۔ لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا۔ سلووینیا، کروشیا اور میسی ڈونیا نے اپنی مرکزیت ختم کرلی اور وفاق سے علیحدگی اختیار کرلی۔ امریکہ نے 1995ء میں جو صلح نامہ Dayton Accord کروایا تھا، جو بوزنیا کے بارہ میں تھا، اس میں کوسوو کے نظریات کو یکسر نظرانداز کردیا تھا۔

90ء کی دہائی کے شروع میں کوسوو سے مہاجرین کا انخلاء شروع ہو گیا تھا۔ کوسوو کی آبادی کا نوے فیصد حصہ البانی نژاد مسلمانوں پر مشتمل تھا۔ اور ان میں بہت سے ایسے البانین ہیں جو کہ کوسوو کا البانیا کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں۔ اور سرب حکومت اس صوبہ کو اپنے ملک کا حصہ رکھنے پر مصر ہے۔

1993ء میں Kosovo Liberation Army (KLA) وجود میں آئی۔ اور کوسوو میں رہنے والے سربوں کا تعاقب شروع ہوا۔ جس کے نتیجہ میں ملاسووچ Milosevic نے موجودہ جارحانہ تحریک شروع کردی۔ اس کے بعد حالات و واقعات ہم سب پر عیاں ہیں۔ اس وقت کوسوو کے شہریوں کا سرب لوگوں کے ہاتھوں قتل عام ہو رہا ہے۔ اور یہ سلسلہ NATO کی بمباری سے قبل ہی شروع ہو چکا تھا۔ اس کے نتیجہ میں لاکھوں لوگ گھر سے بے گھر ہونے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ کم از کم 5000 مہاجرین کینیڈا آئیں گے جن کی ذمہ داری کینیڈا حکومت نے لی ہے۔

اس وقت سربیا کی چالیس ہزار فوج اور پولیس کوسوو میں موجود ہے جو کہ ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہے اور اس کے ظلم و ستم کی وجہ سے لاکھوں کی تعداد میں البانین مسلمان دوسرے ملکوں میں ہجرت کرنے پر مجبور کردیئے گئے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی سامنے آرہی ہے کہ میسی ڈونیا کے البانین جن کی آبادی کا تناسب تقریباً 22 فیصد ہے وہ بھی البانیا اور کوسوو کے الحاق میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر میسی ڈونیا میں بھی ایک خطرناک جنگ کا خطرہ درپیش ہے۔ اگر ایسی جنگ شروع ہو گئی تو عین ممکن ہے تاریخی رقیب اور دشمن یعنی یونان Greece اور ترکی Turkey کھل کر آمنے سامنے آجائیں۔ ان حالات میں مزید پیچیدگی پیدا ہو سکتی ہے کیونکہ یہ دونوں ملک نیٹو NATO کے اتحادی ہیں۔ اس طرح اتحادیوں کے آپس میں لڑائی میں ملوث ہونے کے امکانات موجود ہیں۔ روس اس معاملہ پر خاصا برہم ہی نہیں بلکہ مشتعل نظر آتا ہے اور امریکہ کی کارروائیوں کی مذمت کے ساتھ ساتھ نہ صرف جوابی کارروائی کی دھمکی دے رہا ہے بلکہ ایک اطلاع کے مطابق وہ سربوں کو دفاعی سازو سامان بھی فراہم کر رہا ہے۔ اس لئے کوئی بعید نہیں کہ تیسری عالمگیر جنگ کے شعلے بھڑک اٹھیں۔

یہ جنگ چونکہ مذہب اور قومیت کے نام پر لڑی جارہی ہے۔ اس لئے سرب اپنی قومیت اور اپنا نظریاتی نظام قائم کرنا چاہتے ہیں۔

19- اپریل 1999ء کو فرنچ بولنے والے زائرین کے ساتھ ملاقات کے دوران کسی نے حضور ایدہ اللہ سے سوال کیا کہ ہم کوسوو کی کیا مدد کرسکتے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ دعا کریں یہ سب سے کار آمد مدد ہے۔ میں بھی ان کے لئے روزانہ دعا کرتا ہوں۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 7- مئی 99ء)

پھر ایک اور موقعہ پر 29- مارچ 1999ء کو فرنچ بولنے والوں سے ملاقات کے پروگرام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کوسوو کے بارے میں اپنے خیالات کا یوں اظہار فرمایا۔

"اگر نیٹو والے سنجیدہ طور پر ہمدرد ہوتے تو اور قسم کے اقدامات اختیار کرتے۔ حالت بہت خطرناک ہے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھا ہوا ہے اور وہ اس بمباری سے خوش ہو رہے ہیں۔ پبلک کو یہ کہہ کر کہ وہ صرف فوجی ٹھکانوں اور اسلحہ کے ڈپوؤں پر بمباری کریں گے انہیں بے وقوف بناتے چلے جا رہے ہیں۔ اس کے برعکس اگر وہ پہلے آرمڈ فورسز Armed Forces کو آباد علاقوں میں بھیج کر ان کی حفاظت کا انتظام کردیتے تو کوسوو کے مسلمانوں کو وہاں سے ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ آپ دجال کے ساتھ نبرد آزما ہیں۔ یہ وہ طاقت ہے جس کے خلاف تمام انبیاء پہلے سے پیشگوئیاں کرتے چلے آئے ہیں۔ اس صورت حال کا علاج صرف دعا ہے اور وہ بھی احمدیوں کی دعائیں ہیں"۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 16- اپریل 99ء)

ہوائی جہاز

ہوائی جہاز بنانے کا سہرا اگرچہ رائٹ برادرز Wright Brother کے سر ہے لیکن ان سے پہلے جرمنی میں اوٹو لیلی انتھل (Otto Lili Enthal) 1870ء کی دہائی میں اپنے گلائی ڈر کی مدد سے سینکڑوں پروازیں کر چکا تھا۔ لیکن رائٹ برادرز نے جو جہاز بنایا وہ طاقتور، قابل کنٹرول اور زیادہ وزنی تھا۔ رائٹ برادرز کے بعد لوئیس بلے ری اوٹ (Louis Bleriot) کا کام سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس نے ہوائی جہاز میں کئی جدید اور موثر تبدیلیاں کیں اور اس کا جہاز ٹائپ Xi 1909ء میں فرانس سے انگلینڈ کی پرواز کے لئے چلایا گیا۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح و رخصتانہ

عزیزہ فائزہ رشید صاحبہ بنت مکرم رشید احمد راشد صاحب دار العلوم غربی حلقہ ثناء کا نکاح ہمراہ مکرم عاصم ایم اختر صاحب ابن مکرم مظفر اختر صاحب آف امریکہ مورخہ یکم ستمبر 1997ء مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مبلغ 10000 امریکن ڈالر پر پڑھا اور دعا کروائی۔

مورخہ 12 جنوری 2000ء کو تقریب رخصتانہ ہوئی جہاں مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب ایڈیٹر ماہنامہ انصار اللہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 13 جنوری 2000ء کو مکرم مظفر اختر صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس موقعہ پر مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب صدر محلہ دار العلوم غربی حلقہ ثناء نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی رجسٹرار کی آسامی خالی ہے۔ ایسی خواتین جو کوالیفائیڈ ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ کے ہمراہ مورخہ 19۔ فروری 2000 تک بنام ایڈمنسٹریٹر ارسال کریں۔ کم از کم 6 ماہ کا ہاؤس جاب کیا ہو اور عمر 30 سال سے کم ہو۔ گائنی میں تجربہ کو فوقیت دی جائے گی۔

درخواستیں امیر صاحب حلقہ / صدر محلہ کی سفارش سے آنی چاہئیں۔ ان کو گریڈ 6900-258-3804 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار۔

N.P.A مبلغ -/500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس مبلغ -/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو اندرون پاکستان یا بیرون از ملک کسی بھی تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ اپنے ادارہ کا پراسپکٹس۔ کیٹالاگ۔ بروشر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو باقاعدگی سے ارسال کرتے رہیں تاکہ دوران سال رابطہ کرنے والے طلبہ کی بھرپور رنگ میں رہنمائی کی جاسکے۔ نیز جو طلبہ تعلیمی نمائشوں میں جاکر معلومات حاصل کرتے ہیں وہ بھی نظارت ہذا کو چھپی ہوئی صورت میں معلومات ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کامیابی

○ محترمہ رضیہ درد صاحبہ اہلیہ محترم پروفیسر مسعود عاطف صاحب مرحوم تحریر کرتی ہیں۔ خاکسار کے بیٹے عزیز مکرم ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ نے "آئی" (Eye) میں F.C.P.S Part 1 کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد صاحب ابن مکرم مستری عباس محمد صاحب آف مغلپورہ لاہور مورخہ 16۔ جنوری 2000ء کو شام چھ بجے وفات پاگئے۔ آپ کی عمر 71 سال تھی۔ موصوف مکرم زاہد احمد مبشر صاحب (شاہ نواز لاہور) اور مکرم عطاء العزیز شاہد صاحب کے والد تھے۔

مورخہ 17۔ جنوری 2000ء کو مکرم عبد السلام طاہر صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ہانڈو گجر میں تدفین کے بعد آپ نے ہی دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○ مکرم شیخ محمد اکرام صاحب نوید شاپنگ سنٹر گولبازار کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ شیخ فضل محمد صاحب جالندھری بعمر 99 سال مورخہ 31۔ جنوری 2000ء بروز سوموار اسلام آباد میں انتقال فرماگئیں۔ مرحومہ کی اسی روز اسلام آباد میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے پانچ سالہ MBBS پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں کم از کم F.Sc (بیالوجی) میں بغیر NCC کے 60 فی صد نمبر حاصل کئے ہونے ضروری ہیں۔ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کراچی۔ حیدر آباد۔ لاہور۔ ملتان۔ پشاور۔ کوئٹہ اور راولپنڈی میں ہو گا۔ داخلہ فارم وغیرہ -/250 روپے کے عوض ادارہ یا SONERI بینک کی شاخیں واقع فیصل آباد۔ گلگت۔ گوجرانوالہ۔ حیدر آباد۔ اسلام آباد۔ کراچی۔ لاہور۔ میرپور (AJK) ملتان۔ پشاور۔ کوئٹہ۔ راولپنڈی۔ شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ سکھر اور وزیر آباد سے دستیاب ہیں۔

مکمل داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 2۔ مارچ 2000ء ہے۔ (نظارت تعلیم)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

طیارہ تباہ کینیا کا ایک مسافر طیارہ سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا۔ جس میں سوار 169 افراد ہلاک ہو گئے۔ 10۔ افراد کو زندہ بچالیا گیا۔ ائربس میں عملے کے 10 ارکان سمیت 179 افراد سوار تھے۔ بدقسمت طیارہ لاگوس جارہا تھا۔ اڑنے کے چند منٹ بعد ہی آئیوری کوسٹ کے قریب حادثے کا شکار ہو گیا۔

عالمی جنگ امریکی وزیر خارجہ میڈلین البرائیٹ نے دنیا کو خبردار کیا ہے کہ امریکہ کو تنہا کرنے کی کوشش کی گئی تو عالمی جنگ چھڑ سکتی ہے۔ امریکی وزیر خارجہ سے سوال کیا گیا کہ چین، روس، اسلامی دنیا اور یورپ میں امریکہ کے خلاف اقتصادی اور ٹیکنیکی بالادستی کے خلاف نفرت بڑھ رہی ہے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ امریکہ نے تنہا پاور بننے کا کبھی نہیں کہا۔ لیکن 20 ویں صدی میں امریکہ کے بااثر نہ ہونے کے باعث عالمی سطح پر برے حالات رونما ہوئے۔ امریکی وزیر خارجہ سوئٹزر لینڈ میں دنیا بھر کے 30 سے زائد ممالک کے سربراہان۔ وزراء اور سینکڑوں صنعتکاروں کے اجلاس سے خطاب کر رہی تھیں۔

برطانوی وزیر دفاع کا استعفیٰ برطانوی وزیر دفاع نے حکومت اور ارکان پارلیمنٹ سے بعض پالیسی اختلافات پیدا ہونے کے بعد اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

گروزنی میں شدید لڑائی گروزنی کے فوجی اہمیت کے چوک پر روسی طیاروں نے 250 حملے کئے ہیں۔ چیچنیا کے صدر نے جانبازوں کو ہدایت کی ہے کہ روسی فوجیوں کا آخری دم تک مقابلہ کریں گے۔ کسی صورت میں شہر میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔

چین پر نکتہ چینی بند کی جائے چین نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ وہ چین کے ہیومن رائٹس ریکارڈ کے بارے میں نکتہ چینی کا سلسلہ بند کردے چین نے امریکہ پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ چین پر تبت کے بارے میں بھی بے بنیاد الزامات لگائے جارہے ہیں۔ اقوام متحدہ میں ہمارے خلاف قراردادیں پیش ہوئیں تو تعلقات خراب ہوں گے۔

عراق پر پابندیوں کے خلاف احتجاج عراق کے خلاف دس سال سے جاری اقتصادی و تجارتی پابندیوں کے خلاف اردن سے 500 افراد کا ایک قافلہ عراق روانہ ہوا۔ یہ قافلہ 200 کاروں پر مشتمل ہے۔ قافلہ عراقی بچوں کے لئے 35 لاکھ پنسلیں بھی لے کر گیا ہے۔ اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ عراقیوں کے لئے پنسلوں کا تحفہ بھی پابندیوں کے خلاف سمجھا جائے گا۔

مسلم علیحدگی پسند ہلاک فلپائن میں مسلم علیحدگی پسند گوریلوں اور فوج کے درمیان لڑائی میں 7 مسلمان جاں بحق ہو گئے ہیں۔ جبکہ تین زخمی ہوئے۔ فلپائنی جنرل نے کہا ہے کہ مسلمان گوریلوں نے فوجی چوکی پر حملہ کیا تو فوج کی فائرنگ سے مارے گئے۔

امریکہ میں شدید سردی امریکہ کے مشرقی اور وسطی مغربی علاقے ان دنوں شدید سردی کی لپیٹ میں ہیں اور زیادہ تر علاقوں میں کئی روز سے مسلسل برف باری ہو رہی ہے۔ سڑکیں، شاہراہ اور پل برف سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ سکول و کالج بند ہیں۔ بجلی کا نظام درہم برہم اور نظام زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔

یروشلم میں مذاکرات اسرائیلی اور فلسطینی نمائندوں کے درمیان یروشلم میں 10 روزہ خفیہ مذاکرات شروع ہو گئے ہیں۔ ان مذاکرات میں یروشلم کی سیاسی حیثیت فلسطینی علاقوں میں یہودی بستیوں کے مستقبل اور فلسطینی مملکت کی سرحدوں کے تعین کے اہم معاملات زیر غور آئیں گے۔

افغانستان کے 26 شہری ہلاک افغانستان کی اپوزیشن حزب وحدت نے الزام لگایا ہے کہ شمالی افغانستان کے قصبے سنگچارک پر طالبان کے تازہ حملوں سے 26 شہری ہلاک ہو گئے ہیں۔

تعاون کا معاہدہ سپین میں مارچ کے عام انتخابات کیلئے سوشلسٹ اور کمیونسٹ پارٹی کے درمیان انتخابی تعاون کیلئے معاہدہ طے پاگیا ہے۔ معاہدے کے تحت انتخابی اتحاد کی فتح کی صورت میں وزیر اعظم سوشلسٹ پارٹی سے ہو گا۔

انڈونیشیا میں قیدیوں کا فرار انڈونیشیا کی ایک جیل سے 33 قیدی بھاگنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ فرار ہونے والے قیدیوں پر پولیس فائرنگ سے 20 زخمی ہو گئے۔ مکاسر شہر کی جیل سے 53 قیدیوں کو دوسری جیل میں شفٹ کیا جانے لگا تو یکدم بھگدڑ مچ گئی۔

ترکی میں 27 ہلاک ترکی میں 3 بسیں آپس میں ٹکرا جانے سے 27 افراد ہلاک ہو گئے۔ حادثہ بارش کے بعد سڑک پر پھسلن کے باعث پیش آیا۔ 25 زخمیوں کو ہسپتال داخل کر دیا گیا۔

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : یکم فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 19 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 2 فروری۔ غروب آفتاب۔ 5-45
جمعرات 3 فروری۔ طلوع فجر۔ 5-35
جمعرات 3 فروری۔ طلوع آفتاب۔ 6-59

عدلیہ کے اختیارات برقرار ہیں

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ عدلیہ کے اختیارات برقرار ہیں کوئی قدغن نہیں لگی۔ جو مقدمہ آئے گا اس کی سماعت ہوگی۔ جب تک عدالتیں قائم ہیں فیصلے دینے کا اختیار کوئی نہیں چھین سکتا۔ ایمرجنسی اور پی سی او کے نفاذ کے حوالے سے پٹیشنز پر دنیا کی نظریں لگی ہیں۔ عدالت سب کا موقف سنے گی۔ فیصلہ حق میں ہو یا مخالفت میں سماعت ایک ساتھ ہوگی۔ عدالت عالیہ نے 12- اکتوبر کے اقدام، نواز حکومت کی برطرفی سمیت 7 پٹیشنوں کی سماعت یکم مارچ تک ملتوی کردی ہے۔ درخواست گزاروں نے ججوں کے نئے حلف کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کی روشنی میں ترامیم کیلئے وقت مانگا تھا۔ چیف جسٹس نے کہا ہے کہ عدالت عظمیٰ کو ہی قانون کی تشریح کا اختیار ہے۔

آٹا مہنگا

فلور ملوں اور حکومت پنجاب کے نمائندوں کے درمیان مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ فلور ملز مالکان نے آٹا مہنگا کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ صارفین کو 20 کلو تھیلا کی قیمت پہلے سے 3 روپے زیادہ دینا پڑے گی۔ تھیلا کی ایکس مل قیمت 154 روپے اور خوردہ 160 روپے ہوگی۔ محکمہ خوراک نے کہا ہے کہ قیمت بڑھانے والی ملیں سیل اور گندم کا کوٹہ منسوخ کر دیں گے۔ فلور ملوں، ڈیلروں اور دوکانداروں کے خلاف سخت ایکشن کیلئے ضلعی انتظامیہ اور پولیس کو ہدایات کردی گئی ہیں۔ چیئرمین فلور ملز ایسوسی ایشن نے کہا ہے کہ گرفتاریوں یا دھمکیوں سے نہیں ڈرتے۔ صوبائی وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ حکومت گندم پر بسڈی دے رہی ہے اس لئے قیمت بڑھانے کا کوئی جواز نہیں۔ جی ایس ٹی سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

چینی مہنگی

تھوک مارکیٹ میں چینی کی قیمت میں یکدم 40 پیسے فی کلو کے حساب سے اضافہ ہوا ہے 100 کلو چینی کی قیمت 1980 روپے سے 2020 روپے ہوگئی ہے۔ گذشتہ ایک سال میں چینی کی بوری کی قیمت 1640 روپے سے بڑھتے ہوئے 2020 روپے تک پہنچی ہے بعض شہروں میں چینی بازار سے غائب ہونا شروع ہوگئی ہے۔

پاک فوج کی جوابی کارروائی

چکوٹھی سیکٹر میں پاک فوج کی جوابی کارروائی سے بھارتی اسلحہ ڈپو تباہ ہوگیا ہے۔

آزاد کشمیر کے سینئر وزیر بھارتی فائرنگ سے بال بال بچ گئے۔ چکوٹھی سیکٹر میں بھرپور جوابی کارروائی سے اسلحہ ڈپو میں زوردار دھماکے ہوئے۔ بھارتی فوجیوں کے پرخچے اڑ گئے۔ کئی فوجی ہتھیار چھوڑ کر بھاگ گئے۔ صاحبزادہ اسحاق ظفر شہید ہونے والے شہری کی نماز جنازہ میں شرکت کو گئے تو بھارت نے زبردست فائرنگ کی۔ انہیں نماز جنازہ ادا کئے بغیر واپس آنا پڑا۔

بحالی جمہوریت کا ٹائم فریم

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا کہ جسٹس صدیقی بحالی جمہوریت کا ٹائم فریم دینے والے تھے۔ حکمران تیار نہ تھے۔ عدالتی قتل ایسے موقع پر کیا گیا جب جج صاحبان نواز حکومت کی بحالی سے متعلق درخواست کی سماعت کرنے والے تھے۔ سندھی جج نکال کر غیظ و غضب کو دعوت دی گئی ہے۔ فوجی حکمرانوں کی وفاداری کا حلف اٹھانے سے انکار کرکے چیف جسٹس اور دیگر ججوں نے واضح کر دیا کہ اس حکومت کی آئینی حیثیت نہیں۔ جنرل ضیاء کے سیاہ دور کی یاد تازہ ہوگئی۔ امریکن اخبار انفارمیشن ٹائمز کے مضمون کا لخص۔

پی سی او کی مذمت

لاہور ہائی کورٹ میں پی سی او کے تحت ججوں کی از سر نو حلف اٹھانے کے خلاف پیش ہونے والی قرارداد کی مخالفت کرنے والے وکلاء نے اب پی سی او کے اجراء کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ پی سی او کے باعث عدلیہ کی آزادانہ حیثیت برقرار نہیں رہ سکتی سابق صدر بار کاظم خان اور دیگر وکلاء نے دستوری حکم کے تحت حلف لینے کو ملکی تاریخ کا سیاہ ترین باب قرار دیا ہے۔

صدر تارڑ کے استعفیٰ کی افواہ

ملک بھر میں گذشتہ روز صدر مملکت محمد رفیق تارڑ کے استعفیٰ کی افواہیں گردش کرتی رہیں۔ اور قارئین اخبارات کے دفاتر میں فون کرکے تفصیلات اور خبر کی تصدیق کے بارے میں پوچھتے رہے۔

چار بچے زندہ جل گئے

ڈسکہ کے نواحی گاؤں جھیل پور میں ایک محنت کش کے چار بچے بند کمرے میں آگ لگنے سے جل کر ہلاک ہوگئے۔ بدقسمت والدین چاروں بچوں کو ایک کمرے میں بند کرکے 2 سالہ بچے کی دوائی لینے گئے ہوئے تھے۔ اندھیرے کمرے میں بچوں نے روشنی کے لئے چولہا جلایا تھا۔ جس سے کپڑوں کو آگ لگ گئی۔ پانچواں بچہ گھر سے باہر ہونے کی وجہ سے بچ گیا۔

اسحاق ڈار وعدہ معاف گواہ

معطل شدہ نواز حکومت کے وزیر خزانہ اسحاق ڈار جو 12- اکتوبر کے فوجی انقلاب سے غائب تھے نے نواز شریف کے خلاف وعدہ معاف گواہ بننے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ انہوں نے شریف فیملی کی مالی بدعنوانیوں سے متعلق دستاویزی ثبوت فوجی حکام کے حوالے کردیئے ہیں۔

خانہ شماری کے حتمی نتائج

ملک بھر میں کی جانے والی پانچویں خانہ شماری کے حتمی نتائج کا اعلان کردیا گیا ہے۔ جس کے مطابق ملک بھر میں ایک کروڑ 97 لاکھ ایک ہزار 344 مکانات ہیں۔ جس میں ایک کروڑ 34 لاکھ 50 ہزار 956 مکانات دیہاتوں میں اور 62 لاکھ 50 ہزار 388 مکانات شہروں میں موجود ہیں۔ پنجاب میں سب سے زیادہ اور بلوچستان میں سب سے کم مکانات ہیں۔ اور اسلام آباد میں ایک لاکھ 36 ہزار ہیں۔

سیالکوٹ سرحد پر جھڑپیں

سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری کے بجورت سیکٹر میں تخریب کاری کی ایک واردات میں واپڈا کی تنصیبات تباہ ہوگئیں۔ اتوار اور پیر کی رات سرحدی دیہات پر بھارتی فوج نے اندھا دھند فائرنگ کی۔ راجوری میں مجاہدین نے اینٹ سے اینٹ بجادی۔ اے ایس آئی سمیت 5 اہلکار ہلاک ہوگئے۔

نئی ایگزٹ کنٹرول لسٹ

وزارت داخلہ نے نئی ایگزٹ کنٹرول لسٹ جاری کردی ہے۔ جس کے تحت 4 ہزار دو سو 64 افراد کے بیرون ملک جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ اس میں نواز شریف، شہباز شریف، جتوئی، گوہر ایوب، نواز کھوکھر، امین فہیم، وٹو، لالیکا، چوہدری نثار، مشاہد حسین، اعظم ہوتی اور تہمینہ دولتانہ کے نام شامل ہیں۔ اسی طرح عباس شریف، اختر رسول، حاجی مقصود بٹ، اسحاق ڈار، خواجہ ریاض محمود، حاجی شریف، میاں منیر، مولوی منظور احمد چنیوٹی پر بھی بیرون ملک جانے پر پابندی ہے۔

اساتذہ کو پابند کردیا گیا

محکمہ تعلیم پنجاب نے سکولوں اور کالجوں کے اساتذہ کو چھٹی تک موجود رہنے کا پابند کردیا ہے۔ لیکچرار صبح 8 بجے پہنچیں گے 5 منٹ بعد رجسٹر حاضری اٹھالیا جائے گا۔ چھٹی کے وقت بھی حاضری ہوگی۔ بعض ٹیچرز ڈیوٹی ٹائم میں نجی اداروں میں پڑھانے چلے جاتے تھے۔

فرقہ وارانہ دہشت گردی

پنجاب کے نئے ہوم سیکرٹری بریگیڈیئر اعجاز احمد شاہ نے کہا ہے کہ انکی پہلی ترجیح امن و امان کی صورتحال بہتر بنانا ہوگی۔ فرقہ وارانہ دہشت گردی کے خلاف آپریشن مزید تیز کیا جائے گا۔ تھانہ کلچر تبدیل کردیا جائے گا۔ بم دھماکوں کے ملزم جلد پکڑے جائیں گے۔ ثبوت کے بغیر "النواز" کے بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

پلاٹ برائے فروخت

ایک عدد پلاٹ برقبہ 2 کنال محلہ نصیر آباد ربوہ میں برائے فوری فروخت ہے۔ دلچسپی رکھنے والے دوست رابطہ کیلئے۔

فضل الٰہی ولد چوہدری دین محمد

نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

نسیم جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ

فون دکان 212837

رہائش 212175

حضرت حکیم نظام جان کا چشمہ فیض

مشہور دواخانہ

مطب حمید

کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے

*ہر ماہ 7-6-5 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ۔

کوٹھی نمبر 47 رحمان کالونی ربوہ ☎ 212855-212755

*ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سیدپور روڈ راولپنڈی ☎ 415845

*ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل بدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا ☎ 214338

*ہر ماہ 23-22-21 تاریخ محمود آباد نمبر 3 نزد پوسٹ آفس کراچی نمبر 44 ☎ 5889743

*ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان ☎ 542502

باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں

مطب حمید

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ

FAX: 219065 ☎ 291024